بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲ — خطبہ نمبر ۳۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۳ رجب ۱۳۸۸ھ ۱۶ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۱۶ اکتوبر ۶۸ء | نمبر ۲۳۳

خدام الاحمدیہ کے نام ایک اپیل

— از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ —

برادرانِ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بہت قریب آچکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ خدام جو اِس مبارک دینی تقریب میں شمولیت کا ارادہ کر چکے ہیں اپنے آقا کی زیارت اور خطاب سے فیض یاب ہونے نیز مرکزِ سلسلہ کی اَن گنت برکات سے استفادہ کی خاطر بصد شوق اِس دن کے منتظر ہوں گے اور مختلف علمی اور جسمانی مقابلوں میں شرکت کیلئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشے اور اِس سفر کو دین و دنیا میں ان کے لئے مبارک کرے۔ سفر کی صعوبتیں ان پر آسان فرماتے اور اس مقدس تقریب میں شمولیت کے نتیجہ میں فیوضِ روحانی سے مالامال فرما دے آمین

اُن خدام سے جنہوں نے تا حال مختلف وجوہات کی بنا پر اجتماع میں شمولیت کا ارادہ نہیں کیا۔ میری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اپنی مجبوریوں کا از سرِ نو جائزہ لے کر اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی فرمائیں تجربہ شاہد ہے کہ اس اجتماع میں شامل ہونے والے خدام ایک نئی روحانی زندگی نئے ولولے اور ایک ناقابلِ بیان روحانی کیف لے کر یہاں سے لوٹتے ہیں۔ معمولی عذروں پر ان عظیم فوائد سے محروم رہ جانا لاریب کوئی نفع مند سودا نہیں۔ کوشش کریں، پھر کوشش کریں۔ پھر کوشش کریں! اللہ تعالیٰ آپکی سب روکیں دُور فرمائے اور اگر مالی تنگی راہ میں حائل ہے تو اپنے فضل سے اسے کشائش اور آسودگی میں تبدیل فرما دے۔ آپ کے دل کو اجتماع میں شمولیت کے لئے ولولے اور جوش سے بھر دے اور جوانمردی کے ساتھ آپ راہ کی رکاوٹوں کو پھلانگتے ہوئے اپنے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قُرب کا فیض پانے کے لئے کشاں کشاں یہاں آ پہنچیں

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ اس شعر کے مصداق آپ بن جائیں کہ ؎

مَیں بُلاتا تو ہوں ان کو مگر اے جذبۂ دل ؛ اُن پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بِن آئے نہ بنے

قائدینِ اضلاع سے میری گزارش ہے کہ ہر مجلس میں اپنے نمائندے بھیجیں اور جس مجلس پر سستی کا شبہ ہو اس کے لئے ایسا انتظام فرمائیں کہ آپ کا نمائندہ، ان کا نمائندہ اپنے ساتھ لیکر آئے۔ یہ ایک نیکی کی دوڑ ہے۔ اب دیکھیں کس ضلع کی سب سے زیادہ مجالس اور خدام کو نمائندگی کی توفیق ملتی ہے۔ والسّلام خاکسار مرزا طاہر احمد

اخبار احمدیہ

57

•— ربوہ ۱۵ اخاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

•— ہمارے سپین کے مبلغ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر بیمار ہیں۔ معدہ میں شدید درد کی تکلیف رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ظفر صاحب کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

•— ربوہ — محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ خادم سید فضل حسین شاہ صاحب آج کل شدید بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

•— امسال سالانہ اجتماع خدام کے موقعہ پر ان مجالس خدام الاحمدیہ کو صدر محترم کی طرف سے سندِ امتیاز عطا کی جائیگی جنہوں نے اپنا بجٹ سو فیصدی (بمعہ تعمیر ہال) ادا کر دیا ہے۔ پس قائدین صاحبان کو چاہیئے کہ سندِ امتیاز حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اجتماع سے قبل اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کر دیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

۱۶ نبوت (نومبر) ۱۳۴۷ ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۶ نبوت (نومبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا جس میں مندرجہ ذیل احباب تقاریر فرمائیں گے۔

۱۔ مکرم چوہدری خلیل اللہ خان صاحب (؟) لائل پور — دنیا کی عمر

۲۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ — اشاعتِ اسلام کے ذرائع

۳۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے مبلغ نائیجیریا — قرآنی پیشگوئی و اذا الصحف نشرت۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ اجلاس میں رونق افروز ہوں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے اجلاس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد (تربیت) ربوہ)

خطبہ جمعہ

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

یہ ایک جامع اور کامل دعا ہے جو ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اور التزام کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ اخاء ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ :- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل الہامی دعا پڑھی :-

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

اس کے بعد فرمایا :-

اے میرے رب ہر چیز تیری خدمتگزار ہے

وہ تیرے قانونِ تسخیر کے ماتحت اس کام میں لگی ہوئی ہے جس پر تُو نے اسے لگایا ہے اور ہماری عینِ الیقین نے دیکھا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تُو نے ہماری خدمت پر مسخر کی ہوئی ہے اور تُو نے اپنی ساری نعمتیں (ظاہری و باطنی) ہم پر پانی کی طرح بہادی ہیں۔ ہمارے نفس اور ہماری روح تیرے احسانوں اور فضلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شکرِ نعمت تو ممکن نہیں مگر اے ہمارے رب، ہمارے محبوب ہم بھی تیرے عاشق خادم ہیں۔ اپنے خادموں کی التجا کو سُن

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ ہمارے اعمال، بدیوں، کمزوریوں، بداخلاقیوں، فسق و فجور سے ضائع نہ ہو جائیں۔ طاغوتی طاقتیں ہم پر کامیاب وار نہ کر سکیں۔ تیرے پیار کی راہوں سے ہم کبھی بھٹک نہ جائیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہم میں سے ہر ایک تیری ربوبیت تامہ سے کامل حصہ لے۔ ہم اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچائیں اور تیرے قرب کے مقامات کو حاصل کریں۔ ہم اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ ہمارا محبوب رب (عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ) ہر چیز کا محافظ ہے۔ اور

وہی حفاظت کا حقیقی سرچشمہ ہے

جو بھی، اے ہمارے رب تیرے دامن سے وابستہ نہیں رہتا ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اطاعت میں ہی سب حفاظت ہے۔ اے ہمارے رب تو ہی وہ قادر و توانا ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان میں بسنے والی سب اشیاء کی حفاظت سے کبھی تھکتا نہیں۔ تیرا علم ہر شے پر حاوی ہے اور ہر شے کی حفاظت کی قدرت تجھ میں موجود ہے۔

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

پس اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ اے ہمارے رب

وَانْصُرْنَا

ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس تُو ہماری مدد کو آ۔ ہم جانتے ہیں کہ کامیاب وہی ہوتے ہیں۔ جن کی مدد پر تو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تُو ہماری مدد اور نصرت کو نہ آئے گا تو تجھے چھوڑ کر کون ہماری مدد کو آئے گا۔ سب سہارے

کمزور اور شکستہ

ہیں۔ تیرا ہی ایک سہارا ہے۔ جس پر بھروسہ اور توکل کیا جا سکتا ہے پس اے ہمارے محبوب ہم تجھ پر ہی توکل رکھتے ہیں۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گروہ میں شامل رہیں۔ جن کے متعلق تونے خود فرمایا :-

وَاِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (سورۃ محمد آیت ۸)

اے ہمارے رب تیری ہی توفیق سے ہم تیری قائم کردہ حدود کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور جو عہد و پیمان ایک مومن کی حیثیت سے ہم نے تجھ سے باندھے ہیں۔ ان کو نباہ سکتے ہیں تیرے احکام کی بجا آوری اور تیری مناہی سے اجتناب تیری توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے ہمیں اپنے انصار بننے کی توفیق دے تا تیری نظم میں

ہم تیری مدد اور نصرت کے سزاوار ٹھریں اور اے ہمارے ربّ ہماری مدد کو آکہ جو تیری مدد یا نصرت پاتے ہیں وہ ناکام اور نامراد نہیں ہؤا کرتے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا

اے ہمارے ربّ فَارْحَمْنَا

اپنی رحمت سے ہمیں نواز

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی اطاعت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق دے کہ جو تجھ سے یہ توفیق پاتے ہیں وہی تیری نگاہ میں تیری رحمت کے مستحق ٹھرتے ہیں جیساکہ تُونے فرمایا ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آلِ عمران آیت ۱۳۳)

اے ہمارے ربّ اپنی صفاتِ عظیمہ کی اتباع اور تقوےٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی ہمیں توفیق بخش کہ اتباعِ قرآن کرنے والے متقی ہی تیری نظر میں تیری رحمت کے مستحق ٹھرتے ہیں جیسا کہ تُونے فرمایا:۔

فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام آیت ۱۵۶)

اے ہمارے ربّ ہمیں یہ یقین بخش کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف آیت ۵۷)

ایمان اور اسلام کے تمام تقاضوں کو ان کی سب شرائط کے ساتھ پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

ہر چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے ربّ ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے ہماری مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

اس دعا میں

جس کے مختصر معنی اور مفہوم مَیں نے بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ سچّی توحید اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیت تامہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور عاشقانہ خدمت بجالاؤ اور اس عاشقانہ خدمت سے ربوبیتِ تامہ کے حضور جھکو اور التجا کرتے رہو کیونکہ ربوبیت تامہ سے وہی فیض حاصل کرتا ہے جو ربِّ کریم کی حفاظت میں آجاتا ہے جسے اس کی عون و نصرت حاصل ہوتی ہے اور جو اس کی رحمت سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالےٰ نے سچّی توحید اور ربوبیتِ تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور وہی ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی غیر روک نہیں بن سکتا اور ہر چیز کو اس نے مسخر کیا ہؤا ہے۔ وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ ربّ کریم نے اُسے لگایا ہے۔ دُنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج، چاند اور آسمانوں کے ستارے۔ درخت۔ جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے لعل و جواہر زمرّد۔ یاقوت۔ کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرّے اور ان ذرّوں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی

ہر چیز اللہ تعالےٰ نے مسخّر کی ہوئی ہے

اور وہ اللہ تعالےٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا ربّ ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم ربّ یہ کسی انسان کو کوئی مضرّت اور کوئی دُکھ اور کوئی ایذاء نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دُکھ پہنچانے یا ایذاء دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخّر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء۔ یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن

بہت سے ایسے بد قسمت انسان بھی ہوتے ہیں

جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اُسے دُکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اُسے زندگی اور حیات سے دُور کر دیتی ہے اور اُسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اُسے خدا تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اُسے لگا دیتی ہے اور جہنّم کی طرف اس کا مُنہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دُکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پہ ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے ربّ کی طرف جُھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیتِ تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شاملِ حال نہ رہے جب تک کہ تُو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں

ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالےٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیتِ تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالےٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے اُس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر ان اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیتِ تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالےٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا

ہے اسی وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔

انسان کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے

کہ اللہ تعالیٰ اس کا ممد و معاون ہو۔ اس لئے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ اے ہمارے ربّ تُو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے (اور یاد رکھو کہ اطاعت ہی میں سب حفاظتیں ہیں) اور تیری حفاظت میں وہی آ سکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا نہیں ہو سکتے کہ انسان کو تیری حفاظت حاصل ہو اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے لے نہیں سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ تُو اس کی طرف رجوع برحمت ہو تو اُسے اپنی رحمتوں سے نوازے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا اور ربوبیتِ تامہ کی طرف ہمیں متوجّہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوق) مضرّت اسی وقت پہنچا سکتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرّت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اسی وقت نفع حاصل کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا بھی یہ منشاء ہو کہ وہ ان سے نفع حاصل کرے۔

اس لئے خدا سے یہ دعا کرو کہ اے ہمارے ربّ مضرّتوں سے ہماری حفاظت کر۔ نفع ہمیں پہنچا۔ ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو الہاماً سکھائی گئی ہے اور آپؑ نے فرمایا ہے کہ

یہ اسمِ اعظم ہے

کیونکہ اس میں ربوبیتِ تامہ اور سچّی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دعا کی طرف متوجّہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) ایک اس کی حفاظت

(۲) ایک اس کی نصرت

اور (۳) ایک اس کی رحمت

اور جو شخص اپنے ربّ کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو۔ اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشقِ صادق کے دل میں ہوتی ہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے ربّ سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تین حُسنِ سلوک کرے مجھ پر تین احسان کرے ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ داری لے لے۔ دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے نیز (۳) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس

یہ ایک بڑی کامل دعا ہے

یہ ہمیں سچّی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرّت۔ کوئی دُکھ کوئی ایذاء ہمیں پہنچ نہیں سکتی نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوقہ کی طرف سے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا اس لئے میں آج اس دعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیر لے جس طرح نور اس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آ جائے۔ جس طرح سمندر کی تہہ پانی سے بھری ہوئی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اُسے مل جائے اور وہ اس کی حفاظت میں آ جائے تو نہ کوئی چیز اُسے مضرّت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دُکھ دے سکتی ہے۔ نہ کوئی انسان اسے ایذا دے سکتا ہے اور نہ اس کی مخلوقات میں کوئی مخلوق اس کو دُکھ دے سکتی ہے صرف اسی صورت میں انسان اس کی بنائی ہوئی اشیاء سے اور اس کی مخلوقات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آرام پا سکتا ہے اور صرف اسی صورت میں اس کی ربوبیت کامل اور مکمل طور پر اُسے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ وہ بن سکتا ہے جو خدا اُسے بنانا چاہتا ہے یا جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اُسے دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کے صحیح مفہوم کے سمجھنے اور اسے التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ

اس دعا کے پڑھنے کے بعد

وہ نتیجہ نکلے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ خلوصِ نیّت کے ساتھ اس دعا کو پڑھنے والے کے حق میں نکلتا ہے یعنی ہم ہر آفتِ سماوی اور ارضی سے محفوظ ہو جائیں اور شیطان کے سب حملے جو ہم پر کئے جائیں وہ ناکام ہو جائیں اور انسان بھی ہمارے فائدہ کے لئے کام کرنے والے ہوں اور دوسری مخلوق بھی ہمارے فائدہ کے لئے مسخّر نظر آئے۔ اللّٰھم آمین۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(احمد حسین کاتب الفضل ربوہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵-۲۶-۲۷ اخاء/اکتوبر) میں ہر مجلس کے نمائندے شریک ہوں گے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

احادیثِ نبوی

دعا کی اہمیت

59

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود ص۱۸۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو۔ اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

(۲)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاؤدَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات ص۱۸۶/۲)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

(۳)

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ خُبَیْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِقْرَأْ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ"

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح ص۶۹۳/۲)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ صبح و شام تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا یعنی اللہ تعالےٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفل ہو جائے گا۔

(۴)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ: بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ"

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح ص۱۷۳/۲)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالےٰ کے نام کی پناہ چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

تاریخِ اسلام

جنگِ فراض اور جنگِ یرموک

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہدِ خلافت کا زمانہ تھا۔ فراض میں ایک طرف ایرانیوں، رومیوں اور عربوں کی سہ گانہ متحدہ طاقتیں جمع تھیں اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک ماننے والے تنہا مسلمان۔ درمیان میں دریائے فرات ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ دشمنوں کی تین متحدہ فوجیں دریا کو عبور کر کے اس پار چلی آئیں۔ پیہم سفر اور مسلسل جنگ سے تھکا ہوا اکیلا اسلامی لشکر اپنے سے دس گنی تازہ دم تین فوجوں کے ساتھ ساحل پر جنگ آزما ہوا۔ اس طرح جان توڑ کر لڑے کہ دشمن کی سہ گانہ فوجوں کو شکستِ فاش ہوئی اور پیچھے دریا اور آگے اسلامی لشکر حائل ہونے کے باعث انہیں راہِ فرار بھی نہ مل سکی۔ حریفوں کے ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔

جنگِ یرموک:-

اب حالات کا تقاضا یہ تھا کہ شام میں رومیوں کی قوت کو ہمیشہ کے لئے شل کر کے اس نہایت اہم علاقے کو زیرِ نگیں کیا جائے۔ چنانچہ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کر کے شام پر حملے کا فیصلہ کرتے ہوئے چار سپہ سالاروں کی سرکردگی میں الگ الگ راستوں سے فوجیں روانہ کیں اور فلسطین، دمشق، حمص اور اردن کی مہموں پر علی الترتیب عمرو بن العاص، یزید بن ابی سفیان، حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح اور شرجیلؓ بن حسنہ مامور ہوئے۔ ہرقل والیٔ شام کو مسلمانوں کی فوج کشی کا علم ہوا تو اس نے ان چاروں اسلامی لشکروں کے مقابلے میں الگ الگ چار عظیم الشان فوجیں روانہ کیں۔ (فواجِ اسلامی کی مجموعی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی اور رومیوں کا ٹڈی دل لشکر تقریباً ڈھائی لاکھ نفوس پر مشتمل تھا۔ ادھر چاروں مسلم سردار اپنی اپنی فوجیں لے کر یرموک میں جمع ہوئے۔ اُدھر حضرت ابوبکرؓ نے رومی لشکر کی کثرت کے پیشِ نظر حضرت خالدؓ کو سپہ سالارِ اعظم مقرر کر کے دس ہزار فوج کے ساتھ شام کی طرف روانہ کر دیا اور وہ راستے میں مزاحم ہونے والے مخالف دستوں کو مارتے بھگاتے ربیع الاوّل ۱۳ھ میں یرموک پہنچ گئے۔

ایک رات حضرت خالدؓ کو معلوم ہوا کہ صبح رومی فوج حملہ آور ہو گی تو انہوں نے اپنے لشکر کی ترتیب درست کر کے تمام افسروں کو مناسب ہدایات دے دیں۔ چنانچہ اگلے دن صبح کا آفتاب شعاعوں کے آتشیں شعلے برساتا طلوع ہوا۔ حرب و ضرب کا بازار گرم ہو گیا دونوں طرف سے شمشیروں، خنجروں، تیروں اور نیزوں کی بارش ہونے لگی۔ بہادرانِ اسلام نے ایسے ایسے شجاعانہ کارنامے انجام دیئے کہ تاریخِ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک دن اور ایک رات گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اگلے دن کا سورج کرنوں کی زبان سے جیشِ اسلامی کی فتح کا اعلان کرتا عالم افروز ہوا۔ ایک لاکھ بیس ہزار رومی ہلاک اور تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

قرآن کریم —— یورپین مستشرقین کی نظر میں

RODWELL انگلش مترجم قرآن اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتا ہے :-

"قرآن کی بلاشبہ مذاہب عالم کی مذہبی کتب میں ایک اہم پوزیشن ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں یہ سب سے آخری کتاب ہے مگر عوام الناس پر جو اس نے حیرت انگیز اثر کیا ہے اس کا مقابلہ مشکل سے ہی کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے اس نے کلیتہً انسانی سوچ کا مختلف طریقہ اور نئی طرز کا کیریکٹر پیدا کیا ہے۔"

گوئٹے مشہور جرمن شاعر و فلاسفر قرآن و اسلام کے مطالعہ کے نتیجہ میں لکھتا ہے :-

"اگر یہی اسلام ہے تو پھر ہم میں سے ہر سمجھدار اور سوچنے والا شخص بلاشبہ مسلمان ہے۔"

مزید لکھتا ہے :-

"اگر اسلام کا مطلب اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کے سپرد کر دینا ہے تو پھر ہم بطور مسلمان ہی رہتے ہیں۔ اور اسی حالت میں مریں گے۔"

لامحالہ اسلامی تعلیم کا مطالعہ کرکے انسان اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اسلام کا مطلب اپنے آپ کو کلیتہً خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا کے مطابق ڈھالنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا اَسْلِمْ یعنی مکمل فرمانبرداری اختیار کر تو یہی جواب ملا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

لکھا ہے کہ ابن بطوطہ نے جب بصرہ کا سفر کیا تو اس وقت قرآن مجید کی وہ کاپی جس پر حضرت عثمان کی شہادت کے وقت خون کے قطرے گرے اسی حالت میں وہاں محفوظ تھی۔ (ابن بطوطہ جلد ۲ ۱۳۷۷ء)

نیز ابن سعد کے مطابق زخمی خلیفہ کا خون بہتا تھا جب آیت قرآنی اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (البقرہ ۱۳۲) پر پہنچا تو رک گیا

(ابن سعد حصہ سوم بحوالہ تاریخ العرب ۱۹۶۰ء)

دراصل اس میں اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ انسانی زندگی کا خاتمہ اس آیت قرآنی کے مطابق ہونا چاہیئے اور خلیفہ راشد اس ضمن میں ایک نمونہ ہے۔

قرآن مجید ایک ایسی زبردست کتاب ہے جس کی مدد سے مسلمانوں نے سکندر اعظم سے زیادہ دنیا فتح کی قرآن کی مدد سے وہ بادشاہ بن کر یورپ میں آئے تا انہیں بھی اس کتاب کے نور سے منور کریں۔ سپین کی یونیورسٹیاں فلسفہ۔ علم طب، علم نجوم علم کلام، علم جغرافیہ، حساب و الجبرا وغیرہ علوم سیکھنے کا موجب بنیں جس کا وسیع اور گہرا اثر آج سارے یورپ پر بھی پڑا ہے۔ قرآن مجید سے پہلے بھی عرب موجود تھے جن کو اپنے باہمی جھگڑوں سے ہی فرصت نہ تھی۔ اُن کی قبائلی چالیس سالہ لڑائی جنگ بسوس کے نام سے تاریخ کے اوراق میں محفوظ چلی آرہی ہے۔ یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان میں اس قدر زبردست تبدیلی پیدا کرنے کی کیا چیز موجب بنی۔ تو بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے۔ کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ۔

آج بھی وہ قرآن موجود ہے۔ یورپین اقوام میں سے ایک سمجھدار طبقہ اس کی پیروی پر آمادہ نظر آتا ہے۔ اللہ کی منشاء ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے جانیں اس پر عمل کریں بلکہ مغرب میں بھی وسیع رنگ میں اس کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ پروفیسر ... نے قرآنی تعلیم سے متاثر ہو کر لکھا :-

"قرآن بنی نوع کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے یہ اس قابل ہے اور اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اسے مکمل و صحیح اور وسیع رنگ میں مغرب میں پہنچایا جائے۔"

(دیباچہ قرآن لندن ۱۹۵۳ء)

اگرچہ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر وفات پا چکے ہیں مگر آپ روحانی طور پر اب بھی زندہ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت تا قیامت موجود ہے۔ جس سے اس عالم کا ایک بڑا حصہ ...

اور قابل عمل پروگرام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جتنا عمدہ طور پر اس پر عمل ہوگا اتنی ہی جلدی دنیا میں آشتی اور صلح و امن قائم ہوگا جو ظاہری طبعی اور ہتھیاروں سے ہرگز ممکن نہیں ظاہری ہتھیار و بم تو دنیا کا سرمایہ استعمال کر کے وقتی طور پر شاید جسموں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر الٰہی کلام تو ایسا ہونا چاہیئے جس کی نظیر کوئی بڑے سے بڑا حاکم بھی پیش نہ کر سکے۔ اور وہ عالم اور سمجھدار طبقہ کے دلوں پر فتح کرتا ہے۔ جو بلاشبہ قرآن نے کر دکھایا ہے۔

کہتے ہیں محمود غزنوی جب ابھی نوجوان شہزادہ تھا اس نے غزنی میں ایک خوبصورت باغ لگوایا اور اس کے وسط میں اس نے ایک عالی شان محل بنوایا۔ جب باغ اور محل دونوں تیار ہو گئے تو محمود نے اپنے باپ بادشاہ کو مع اس کے وزراء کے ان دونوں چیزوں کا معائنہ کرنے کی دعوت دی بادشاہ کو باغ اور محل بڑے پسند آئے مگر کہا "پیارے محمود! باغ اور محل واقعی ہی بڑے خوبصورت ہیں مگر ان جیسا تو میرے وزیروں میں سے بھی کوئی بنا سکتا ہے۔ بادشاہ کو تو ایسی عمارت بنانی چاہیئے کہ اس جیسی اس کے دوسروں میں سے کوئی نہ بنا سکے۔" "وہ عمارت کیسی ہے" محمود نے حیران ہو کر پوچھا۔ باپ نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا "ایسی عمارت صرف اور صرف عالم لوگوں کے دلوں میں ہی بنائی جا سکتی ہے اگر تم بڑے بڑے علماء کے قلوب فتح کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم ایسے بیج بو دو گے جو اپنا پھل نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آنے والی دنیا میں بھی دے گا

لامحالہ قرآن اپنی اعلیٰ اور پُر تاثیر کلام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اپنا گھر بناتا جاتا اور سارے زمین کو نہ بٹانے والے دن میں دیکھے دیکھتے زیر کرتا چلا جاتا ہے جو ایک روز انشاءاللہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور ہر طرف اس خدائی کلام کے ذریعہ ہی حکومت ہوگی۔ خدا کے کام نرالے ہیں مذہبی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک خدائی تقدیر ہے جو ہو کر رہے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس وعدہ الٰہی کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس نیک کام میں عملی رنگ میں ہر ممکن طریق سے حصہ لیتے ہیں۔

عمل ! عمل !! عمل !!!

سکیمیں یا پروگرام چاہے وہ کس قدر ہی جاذب نظر کیوں نہ ہوں بے معنی ہیں۔ جب تک کہ ان کے مطابق عملی قدم نہ اٹھایا جائے۔ چند دنوں قبل الفضل میں جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کا اس مفہوم کا ارشاد آپ کی نظر سے گذرا ہوگا کہ ہر احمدی کو "گرنا" کا پھول بننا چاہیئے۔ جس کی خوشبو پھیل کر ساری فضاء کو معطر کر دیتی ہے۔ نہ کہ "کینا" کا بدبودار پودا جو فضاء کو اپنی بدبو سے خراب کر دیتا ہے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران اور اراکین کی خدمت با مہری گذارش ہے کہ وہ مامور من اللہ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے قیادت ہائے مجلس کی جملہ شقوں کا پوری طرح جائزہ لیں اور اگر کوئی شق تشنۂ تکمیل رہ گئی ہو تو اسکو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائی جائے۔ تا آئندہ والے مبارک اجتماع میں شمولیت سب کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دے

(نائب قائد دیناؤ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سرمہ خورشید

لاجواب اور مجربہ روزگار سرمہ

یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے۔ نظر تیز کرتا اور عینک اتارتا ہے۔ خارش، پانی ڈھلکا، گرے موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے

قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے بہترین سرخی، خارش، پانی بہنا۔ پا ہمنی نا خنہ پھلی، وغیرہ امراض کا بہترین علاج ہے۔ متعدد جڑی بوٹی کا تیار کردہ جو بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

حقائق و نکات

جہاد

ایک دینی ہفت روزہ سے
"جہاد کے بارے میں آپ نے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اگر کسی مسلم شہر یا علاقے پر کفار حملہ آور ہوں تو سب سے پہلے اس علاقے پر رہنے والوں پر جہاد فرض ہوتا ہے۔ مگر یہ لوگ دفاع کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو اس کے متصل علاقوں پر جہاد فرض ہوجاتا ہے۔ اگر ان علاقوں کے رہنے والے مسلمان بھی دفاع میں کمزور ہوں تو اس فرض کا دائرہ اور بڑھتا ہے اور اس طرح بتدریج روئے زمین کے تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔"

یہ درست ہے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان صاحب کے نزدیک بھی اب جہاد کا دفاع کے ساتھ کچھ تعلق پیدا ہو گیا ہے تاہم موجودہ حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ دشمنانِ اسلام کے پاس تمام مادی طاقت جمع ہوگئی ہے۔ اور ان دشمنوں کے خلاف دفاع کرنے کے لئے بھی جن اسلحہ کی ضرورت پڑتی ہے وہ بھی انہی سے لئے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے اور کیا چارہ ہے کہ مسلمان جہاد اکبر یعنی قرآن کریم کے ساتھ جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور ان ذرائع سے جو اس زمانہ میں پیدا ہوگئے ہیں کام لے کر دشمنانِ اسلام کو اسلام کا دوست بنانے کی کوشش کی جائے۔

رواداری

اسی اخبار کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔ عنوان ہے "سوشلسٹ نظام میں آزادی کا تصور"

"اسلام نے ہمیں جس آزادی کا تصور دیا ہے۔ اور شخصی آزادی کے متعلق بذریعہ وحی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ تو لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کے الفاظ پر مشتمل ہے۔ افلاطون سے لے کر اب تک جو بھی فلاسفر اور ماہرین عمرانیات گزرے ہیں۔ ان کی تعلیمات میں بھی انسان کی بنیادی آزادی کا یہ تصور ضرور موجود ہے۔ لیکن افسوس سوشلسٹ معاشرہ اس سے بھی ناآشنا نظر آتا ہے۔"

یہ کتنے پیارے حکیمانہ اور روادارانہ الفاظ ہیں۔ سوشلسٹ ملکوں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اسلامی ملکوں کو چاہیئے کہ اس تعلیم کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پاکستان کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ یہاں تک کہ کسی کو کسی قسم کی شکایت نہیں ہے؟ اگرچہ بقول حافظ شیرازی ع

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

60

قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں

قرآن کریم ایک زندہ، کامل ترین اور غیر متبدل آسمانی کتاب اور آخری و دائمی شریعت ہے جو حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے نازل ہوئی۔ قرآن حکیم سے پہلی تمام شریعتیں اور آسمانی کتابیں چونکہ محدود زمانہ اور مخصوص اقوام کے لئے تھیں اس لئے وہ سب نزولِ قرآن کے بعد ناقابل عمل اور محرف و مبدل ہو گئیں۔ مگر قرآن پاک تا قیامت تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لئے ایک ناقابل تبدیل دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

قیامت تک حالات خواہ کیسے ہی بدلتے اور تغیر پذیر ہوتے رہیں مگر قرآن مجید کی کسی آیت بلکہ کسی لفظ اور حرف کے مفہوم میں حالات و واقعات کے بدلنے سے کسی قسم کا کوئی فرق یا تبدیلی واقع ہونی ناممکن ہے۔ نزولِ قرآن سے لے کر اب تک اور اب سے لے کر قیامت تک قرآن کریم کی ہر تعلیم اور ہر حکم قائم و دائم رہا ہے۔ واجب العمل رہا ہے۔ اور قائم و دائم اور واجب العمل رہے گا۔ بعض لوگ جو قرآن پاک کی بعض آیات یا بعض احکام کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔ انہوں نے دراصل اپنی عقل سے غلطی کھائی ہے جو بات یا حکم قرآنی ان کی سمجھ میں نہ آیا اسے منسوخ کہہ دیا۔ گویا یہ شعر ان پر ہو بہو صادق آتا ہے کہ

کس قدر بے توفیق ہوتے فقیہانِ حرم
خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے شروع ہی میں واشگاف الفاظ میں اعلان فرما دیا ہے۔ کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ کہ یہ قرآن ایسی کامل کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں۔

پھر قرآن شریف تو اپنے منکروں اور معترضین کو چیلنج کرتا ہے کہ

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (پ۵ سورة النساء ع۱۱)

کہ وہ قرآن کے متعلق غور و فکر سے کام نہیں لیتے کہ اگر وہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ (مخالفین و منکرین) اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔ پس اگر قرآن پاک کی بعض آیات منسوخ مان جائیں تو قرآن پاک میں اختلاف بھی ساتھ ہی ماننا پڑے گا۔ اور جب قرآن میں اختلاف مان لیا۔ تو پھر قرآن حکیم کا یہ زبردست چیلنج نعوذ باللہ غلط ٹھہرتا ہے۔ کہ اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو منکرین اس میں اختلاف کثیر پاتے۔ حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی پہلی سورۂ فاتحہ کی بسم اللہ کی ب سے لے کر اس کی آخری سورۃ الناس کے آخری حرف س تک قرآن پاک کا کوئی آیت تو کجا اس کا ایک حرف اور شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ جو لوگ بعض آیات کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔ وہ صرف اس وجہ سے کہ جن آیت قرآنی کے صحیح مفہوم اور مطلب کو ان کی عقلیں نہ پا سکیں۔ اسے منسوخ ٹھہرا دیا۔ اور اپنی عقل کا قصور قرآن کے ذمہ لگا دیا العیاذ باللہ یہاں تک کہ جس آیت کریمہ سے بعض آیات کے منسوخ ہونے کا استدلال کیا جاتا ہے۔ اس کے سمجھنے میں ہی غلطی کی گئی ہے۔ وہ آیت سورۃ البقرہ کے رکوع ۱۳ کی یہ ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔

اس آیت میں غلطی سے لفظ اٰیۃ کے معنی قرآن کی آیت کے سمجھ لئے گئے حالانکہ قرآن مجید میں "اٰیۃ" کا لفظ متعدد مقامات پر نشان اور معجزہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس آیت کی صحیح تفسیر دی ہے جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے۔ یہ تفسیر ایسی ہے جس سے اصل حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے اور شانِ قرآن پر بھی کوئی حرف نہیں آتا۔ حضور اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:"

"اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم قرآن شریف کی کسی آیت کو منسوخ کر دیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب ہم کسی نشان کو ٹلا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر نشان لے آتے ہیں یا کم سے کم ویسا ہی نشان اور ظاہر کرتے ہیں تاکہ دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بنے۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ جب قرآن کی کوئی آیت منسوخ کی جائے تو ویسی ہی آیت اور آجاتی ہے لیکن اگر کتاب ہی کی آیت مراد لینی ہو تو اس آیت کے یہ معنے لینے چاہئیں کہ اگر ہم تورات اور انجیل میں سے کسی حصہ کو منسوخ کریں تو قرآن کریم میں یا تو ویسی ہی تعلیم نازل کر دیں گے یا اس سے بہتر نازل کرینگے: قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں قیامت تک ہو گی۔ (تفسیر صغیر ص۲۲ نوٹ ۱)

(نذیر احمد خادم بہاولنگری)

اسلام جماعتی زندگی کا دوسرا نام ہے

روایت میں ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم کو پانچ باتوں کے لئے حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے (۱) جماعت (۲) سمع (۳) طاعت (۴) ہجرت (۵) اور اللہ کی راہ میں جہاد۔ آپ نے فرمایا کہ یقین کرو جو مسلمان جماعت سے ایک بالشت بھر بھی باہر ہوا تو اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا ہو، نماز پڑھتا ہو۔ اور زعم میں اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔

اس میں جو پانچ باتیں بتلائی ہیں ان میں پہلی چیز جماعت ہے:۔

جماعت

جماعت کا مطلب یہ ہے کہ تمام امت کو ایک خلیفہ و امام پر جمع ہو کر اور اپنے مرکز قومی سے جڑ کے رہنا چاہیئے الگ الگ نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ کثرت سے وہ حدیثیں ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت سے الگ ہو کر رہنے کو یا ایسی منتشر زندگی کو جو ایک بندھی اور سمٹی ہوئی جماعت کی شکل رکھتی ہو اور کسی امیر کے تابع نہ ہو۔ اس کو غیر اسلامی اور ابلیسی راہ قرار دیا ہے۔ اسلام انفرادی زندگی کو زندگی ہی نہیں مانتا اسلامی زندگی "جماعت" ہے۔ حضرت عمرؓ اپنے خطبوں میں بار بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

"جماعت سے الگ نہ ہو ہمیشہ جماعت بن کر رہو۔ جب کوئی تنہا اور الگ ہوا تو شیطان اس کا ساتھی ہو گیا۔ علیکم بالجماعت فان الشیطان مع الواحد۔ جماعت سے مقصود افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے۔ جس میں اتحاد، ائتلاف، امتزاج اور نظم ہو۔

"اتحاد" سے مقصود یہ ہے کہ اپنے اعمال حیات میں منتشر نہ ہوں۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور ان کے تمام اعمال مل جل کر انجام پائیں۔ زندگی کے کسی گوشے اور عمل کے کسی راستے میں بیگانگی اور ناموافقت نہ ہو۔

ائتلاف کا مرتبہ اتحاد سے بلند تر ہے اتحاد صرف باہم مل جانا ہے۔ ضرور نہیں، کہ کسی تناسب کے ساتھ ترکیب ہوتی لیکن ائتلاف سے مقصود ایسا اتحاد ہے جس میں صحیح اور مناسب ترکیب بھی ملحوظ ہو یعنی منتشر افراد اس طرح باہم ملے ہوں کہ جس فرد کو اس کی صلاحیت وقوت کے مطابق جو جگہ ملنی چاہیئے وہی جگہ اسے ملی ہو اور ہر فرد کی انفرادی قوت کو جماعتی ترکیب میں اتنا ہی دخل دیا جائے۔ جتنی مقدار میں دخل پانے کی اس میں استعداد ہو ایسا نہ ہو کہ ایک شخص کو سردار ہونا چاہیئے اور اس سے چاکری کا کام لیا جائے اور کسی دوسرے شخص کی قابلیت کا عنصر صرف چھٹانک بھر جزو جماعت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کو سیر بھر قرار دے دیا جائے۔

امتزاج ترکیب کا تیسرا مرتبہ ہے اس کمیت سے زیادہ کیفیت کا اتحاد ہونا چاہیئے یعنی مختلف افراد کو باہم اس طرح ملا دیا جائے کہ جس فرد کا اجتماعی مزاج جس قسم کے مزاج کے ساتھ مل کر ایک متحدہ کیفیت حاصل کر سکتا ہے ویسا ہی مزاج اس کے ساتھ ملایا جائے۔ یہ نہ ہو کہ دو ایسے آدمیوں کو ملا دیا جن کی طبیعت وخصلت اور استعداد وصلاحیت باہم دگر میل نہیں کھا سکتی اور اس لئے خواہ کتنا ہی دونوں کو ملاؤ لیکن تیل اور پانی کی طرح ہمیشہ الگ ہی نظر آئیں۔ باہم مل جل کر ایک جان نہ ہو جائیں اللہ تعالےٰ نے جس طرح عناصر کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ باہم دگر مل کر ایک نئے مرکب وجود میں متشکل ہوں۔ اسی طرح افراد انسانی کو بھی اس لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ ان کے باہم ملنے سے جماعت پیدا ہو جماعت ایک مرکب وجود ہے۔ افراد اس کے عناصر ہیں۔ فرد بجائے خود کوئی کامل وجود نہیں رکھتا محض ایک "ٹکڑا" ہے اور جب تک اپنے بقیہ ٹکڑوں سے مل نہ جائے کامل وجود نہیں پا سکتا لیکن یہ باہم ملنا "امتزاج" کے ساتھ ہونا چاہیئے تاکہ ہر ٹکڑا اپنے صحیح ومناسب ٹکڑے کے ساتھ مل کر اس طرح جڑ جائے کہ معلوم ہو کہ یہ نگینہ اسی انگشتری کے لئے تھا۔

نظم سے مقصود جماعتی کی وہ ترتیبی اور تکوینی حالت ہے۔ جب اس کے تمام افراد اپنی اپنی جگہ میں قائم، اپنے اپنے دائرہ میں محدود، اور اپنے اپنے فرائض واعمال کے انجام دینے میں سرگرم ہوں

اجتماع کے یہ خواص واوصاف نہ تو حاصل ہو سکتے ہیں۔ نہ قائم رہ سکتے ہیں۔ جب تک کوئی بالاتر فعال مدبر طاقت وجود میں نہ آئے اور وہ منتشر افراد کو ایک متحد، مؤتلف، ممتزج اور منظم جماعت کی شکل میں قائم نہ رکھے۔ پس ایک امام کا وجود ناگزیر ہوا اور۔ اسی لئے ضروری ہوا کہ سب سے پہلے تمام افراد ایک ایسے وجود کو اپنا امام ومطاع تسلیم کر لیں، جو بکھرے ہوئے اجزاء کو اتحاد، ائتلاف اور امتزاج ونظم کے ساتھ جوڑ دینے اور اڑتے ہوئے ذروں سے ایک زندہ وقائم جماعتی وجود پیدا کر دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اصلی مرکز اس طاقت کا امام یعنی خلیفہ ہے۔ اور پھر ہر ملک ہر آبادی اور ہر گروہ میں اس کے ماتحت امام جماعت ہونے چاہئیں مسلمانوں کے کسی چھوٹے سے چھوٹے گروہ کے لئے بھی شرعاً جائز نہیں کہ بلا قیام امام کے زندگی بسر کریں حتیٰ کہ اگر صرف تین مسلمان بھی ہوں تو چاہیئے کہ ایک ان میں سے امام تسلیم کر لیا جائے اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرْ اَحَدُهُمْ ۔ (جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیئے کہ ایک ان میں سے امامت کے فرائض کو انجام دے۔

پانچ وقت کی جماعت نماز میں جماعتی نظام کا پورا نمونہ مسلمانوں کو دکھا دیا گیا کیونکہ نماز ہی وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے کس طرح سینکڑوں، ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں لیکن یکایک صدائے تکبیر ان کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر سودہ بالکل ایک ہی جسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوتے۔ سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوتے سب کے قدم ایک سیدھ میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب، قیام کی حالت ہے تو سب جسم "دیوار" کی طرح کھڑے ہیں سر جھکاؤ ہے تو تمام صفیں جھکی ہوتی ہیں ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحد ممتزج سب کے دل ایک ہی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی ذکر میں مترنم پھر سب کے آگے ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال وافعال کی باگ ہوتی ہے جب چاہے سب کو جھکا دے اور جب چاہے سب کو اٹھا دے اسلام کی زبان میں جماعت سے مقصود ایسا اجتماع ہے۔ انبوہ اور بھیڑ کا نام جماعت نہیں

۲۔ دوسری چیز "السمع" ہے یعنی امام جو احکام دے ان کو سننا اور ان سے تعلیم وارشاد حاصل کرنا سمع کے لفظ میں قبولیت احکام وطلب تعلیم دونوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور امام کی معلمانہ حیثیت کو نمایاں کیا ہے۔

۳۔ تیسری چیز "اطاعت" ہے یعنی امام کی کامل درجہ اطاعت وفرمانبرداری اور اپنی تمام عملی قوتوں کو اس کے سپرد کر کے اس کے حکم کی بلا چون وچرا تعمیل کرنا۔

۴۔ پانچویں چیز جہاد فی سبیل اللہ ہے جہاد جہد سے ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ دشمن اور دشمن کی تمام قوتوں کو دور کرنے اور اپنے کو قائم وباقی رکھنے کے لئے انتہا درجہ کی کوشش کرنا۔ یہ کوشش زبان سے بھی ہوتی ہے اور جان سے بھی ہوتی ہے جس قسم کی کوشش کی ضرورت ہو ہر قسم جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہے۔ (امروز لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

جو رقم احباب کرام مذکورہ مد میں داخل کرائیں گے وہ حسب قواعد ان کو پانچ سال بعد واپس کی جائیگی اور طلبہ کو اس سے وظائف بصورت قرضہ حسنہ ملیں گے۔

ماہوار رقم بمد مذکورہ اپنے چندہ عام کے ساتھ احباب داخل خزانہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

[redacted]

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ـــــ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تیرھواں ۱۳ سالانہ اجتماع

پچیس ۲۵ ۔ چھبیس ۲۶ ۔ ستائیس ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ھش
اکتوبر ۱۹۶۸ء

کو

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں۔

مرزا مبارک احمد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۰ اخاء ۱۳۴۷ھش ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء

اجتماع اول ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء
اجتماع دوم ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۶ء
اجتماع سوم ۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء
اجتماع چہارم ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء
اجتماع پنجم ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء
اجتماع ششم ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء
اجتماع ہفتم ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء
اجتماع ہشتم ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء
اجتماع نہم ۱-۲-۳ نومبر ۱۹۶۳ء
اجتماع دہم ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء
اجتماع یازدہم ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء
اجتماع دوازدہم ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف ۲½ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ بہت سی جماعتیں شروع سال یعنی ماہ مئی سے ہی چندہ بھجوا رہی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ عہدہ داروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے براہ مہربانی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدوجہد میں چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نظر انداز نہ ہو جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

مغربی پاکستان ریلوے بورڈ ٹنڈر نوٹس

نمبر PR-I/68/WAG/I

تمام متعلقین کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے مغربی جرمنی سے ۲۱۳ بوگی فلیٹ ویگن منگانے کے سلسلے میں جاری کی جانے والی ٹنڈر دستاویزات نمبر PR-I/68/WAG کے ضمن میں ٹنڈر اب ۱۴ جنوری ۱۹۶۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو دس بجے صبح کھول دئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ۱۳ جنوری ۱۹۶۹ء تک فروخت ہوتے رہیں گے۔

اے۔ ایچ خان پی آر ایس۔ برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

(L) 2842 IMF

نورِ صحت

ھوالشافی کمزوری دور کرنے کے لئے چوٹی کی طاقت کا اکسیر ہے۔ ۴۸ گولی پندرہ روپے

بیرونی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ساڑھے بارہ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تعلیمی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

زود جام عشق

مشہور و معروف نسخہ!

اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج ہے

قیمت مکمل کورس

ایک ماہ ساٹھ گولیاں بیس روپے

تیار کردہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی، پائیداری، تیل کی بچت اور اخراج حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں۔

تیار کنندگان رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

ایٹمی دور کا حیرت انگیز کارنامہ

تپ دق کا مکمل علاج (بغیر ٹیکوں کے) ہزاروں زندہ مثالیں۔ بیرون ممالک میں طلب کیا جانے والا کامیاب اور فوری موثر کورس ڈاکٹروں سے جواب شدہ مریض متوجہ ہوں۔ قیمت مکمل کورس ۵۰/- روپے آزمائش کے لئے ۱۰/- روپے نصف کورس ۲۵/- روپے وی پی طلب کریں عارف شفاخانہ دار الیمن ربوہ

صدر صاحبان موصیاں و سیکرٹری مال توجہ فرمائیں

نظارت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان (حصہ آمد و جائیداد) کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

نمبر شمار	نام موصی یا موصیہ	ولدیت یا زوجیت	نمبر وصیت	مکمل پتہ

صدر صاحبان موصیاں و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ھش مطابق ۳۰ اکتوبر ۶۸ء تک مہیا فرما کر مشکور فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف -/۳

(مینیجنگ ایڈیٹر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم اپہلسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

درخواست دعا

خاکسار کے چچا مکرم قریشی بابو خان صاحب آف چک نمبر $\frac{۲۳۰}{R-B}$ چوہلہ ضلع لائلپور دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار ہیں صحت بہت کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت درویشان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد انور خاں عابد

گوجرانوالہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگہارن کی جدید ترین نسل کے بچہ نکالنے والے انڈے اور یک روزہ چوزے حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زیادہ ہے۔ ریٹ انڈے ۶/- روپیہ درجن اور یک روزہ چوزے ۸ روپے درجن

(مینیجر)

نصرت ووننگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

جائیداد کراچی اور سابقہ سندھ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی زمین و جائیداد کی خرید و فروخت دیکھ بھال و انتظام تعمیر کرایہ رجسٹریشن وغیرہ و دیگر متعلقہ امور کے لئے ہم سے رجوع فرماویں دیانت ٹریڈرز یوسف چیمبرز اسٹیشن روڈ حیدر آباد فون نمبر ۵۳۰۷ کراچی برانچ فون نمبر ۷۰۲۴۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے مندرجہ ذیل سکولوں میں اسسٹنٹ ٹیچرز/اسسٹنٹ مسٹریسز اور انسٹرکٹرز/اسسٹنٹ انسٹرکٹرز کی حسب ذیل اسامیاں پُر کرنے کے سلسلے میں ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں جو مغربی پاکستان کی وطنیت رکھتے ہوں اور پاکستان ویسٹرن ریلوے کی لاہور/ملتان/سکھر/کراچی ڈویژنوں میں واقع اضلاع کے ساکن ہوں۔ ان اسامیوں میں سے ایک فیصد، ۳ فیصد اور ۲۵ فیصد بالترتیب (i) پسماندہ ذاتوں کے امیدواروں (ii) ریلوے ملازمین (زیر ملازمت ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں اور (iii) سابق فوجیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

۱۔ پی ڈبلیو آر ہائی سکول لاہور

ایک (۱) ٹرینڈ گریجوایٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی بی ایس سی، بی ایڈ جو فزیالوجی اور ہائی جین پڑھا سکتا ہو۔ دو (۲) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی ایف۔ اے۔ سی ٹی جو انگریزی، سوشل سٹڈیز۔ اسلامیات اور اُردو پڑھا سکتے ہوں۔

۲۔ پی ڈبلیو آر انگلش میڈیم ہائی سکول (سابق سینٹ اینڈ روز ہائی سکول) لاہور

چار (۴) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی بی۔ اے۔ بی ایڈ جو انگریزی۔ اسلامیات۔ اردو، سوکس، ہسٹری، جغرافیہ اور ہاؤس ہولڈ اکاؤنٹس پڑھا سکیں۔

تین (۳) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ جو بالترتیب فزکس کیمسٹری میتھمیٹکس، جیومیٹریکل ڈرائنگ۔ ہائی جین اور فزیالوجی پڑھا سکیں۔

تین (۳) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی ایف۔ اے سی ٹی یا کے جی جو انگریزی، حساب، نیچر سٹڈی۔ سوشل سٹڈیز، ہینڈ ورک۔ ڈرائنگ اور فزیکل ایجوکیشن کی تعلیم دے سکیں۔

۳۔ پی ڈبلیو آر ہائی سکول سمہ سٹہ

دو (۲) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی بی۔ اے۔ بی ایڈ جو انگریزی۔ اسلامیات، اردو اور سوشل سٹڈیز پڑھا سکیں۔

ایک (۱) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ جو سائنس اور میتھمیٹکس پڑھا سکے۔

ایک (۱) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی ایف اے/ایف ایس سی سی ٹی جو انگریزی اور میتھمیٹکس پڑھا سکے۔

۴۔ پی ڈبلیو آر گرلز مڈل سکولز خانیوال اور سمہ سٹہ

دو (۲) اسسٹنٹ مسٹریسز ٹرینڈ گریجویٹ یعنی بی۔ اے۔ بی ایڈ جو انگلش اور سوشل سٹڈیز پڑھا سکیں۔

دو (۲) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی ایف ایس سی۔ سی ٹی جو سائنس اور میتھمیٹکس پڑھا سکیں۔

چار (۴) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی ایف۔ اے۔ سی ٹی جو انگریزی۔ اردو فارسی، اسلامیات اور سوشل سٹڈیز پڑھا سکیں۔

۵۔ پی ڈبلیو آر ہائی سکول سکھر

ایک (۱) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی بی ایس سی۔ بی ایڈ جو فزکس اور کیمسٹری پڑھا سکیں۔

دو (۲) گریجویٹ انسٹرکٹرز برائے میٹل ورکس و ایپلائیڈ الیکٹریسٹی برائے ووکیشنل ورکشاپ۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج لاہور کے گریجویٹ اور ڈپلوما ہولڈر ہوں یا ایسے ٹیکنیکل گریجویٹ ہوں جو میٹل ورک اور ایپلائیڈ الیکٹریسٹی میں مغربی پاکستان کی کسی تسلیم شدہ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ سے امتیازی ڈپلوما حاصل کر چکے ہوں۔ نیز ٹیکنیکل ٹیچرز ایجوکیشن کے ڈپلوما یافتہ ہوں۔

ایک (۱) اسسٹنٹ انسٹرکٹر ووڈ ورک برائے ووکیشنل ورکشاپ۔ امیدوار میٹریکولیٹ ہونا چاہیئے جو پاک سویڈش پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ لانڈھی سے ووڈ ورک ٹیکنالوجی کا ڈپلومہ حاصل کر چکا ہو اور ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج لاہور سے میٹرک کا سند یافتہ۔

چھ (۶) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی ایف۔ اے سی ٹی جو انگریزی۔ سوشل سٹڈیز فارسی۔ عربی۔ اردو، سندھی اور ڈرائنگ پڑھا سکتے ہوں۔

دو (۲) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی ایف ایس سی۔ سی ٹی جو جنرل سائنس، فزیالوجی۔ ہائی جین اور میتھمیٹکس پڑھا سکتے ہوں۔

۶۔ پی ڈبلیو آر گرلز ہائی سکول سکھر اور روہڑی

چار (۴) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی بی اے۔ بی ایڈ جو انگریزی جغرافیہ۔ ہسٹری سوکس اور ہوم اکنامکس پڑھا سکتی ہوں۔

ایک (۱) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریس یعنی بی ایس سی۔ بی ایڈ جو انگریزی۔ سائنس اور میتھمیٹکس پڑھا سکتی ہو۔

چار (۴) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی ایف اے سی ٹی جو انگریزی، سوشل سٹڈیز۔ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ اسلامیات۔ سندھی اور ڈرائنگ پڑھا سکتی ہوں۔

دو (۲) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی ایف ایس سی۔ سی ٹی جو انگریزی۔ جنرل سائنس میتھمیٹکس۔ فزیالوجی اور ہائی جین پڑھا سکتی ہوں۔

۷۔ پی ڈبلیو آر بوائز سیکنڈری سکول کراچی چھاؤنی

دو (۲) ٹرینڈ گریجوایٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی بی ایس سی۔ بی ایڈ جو فزکس۔ کیمسٹری۔ بائیالوجی اور میتھمیٹکس پڑھا سکیں۔

۸۔ پی ڈبلیو آر گرلز سیکنڈری سکول کراچی چھاؤنی

دو (۲) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریسز یعنی بی ایس سی۔ بی ایڈ جو کیمسٹری۔ فزکس اور میتھمیٹکس پڑھا سکیں۔

ایک (۱) ٹرینڈ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریس یعنی بی ایس سی۔ بی ایڈ جو ہوم اکنامکس پڑھا سکے۔

نوٹ:۔ انگریزی میں پرانی شناسی ہر صورت میں ضروری ہے۔

۲۔ تنخواہ کے سکیل:۔

(i) ٹرینڈ گریجویٹ/انسٹرکٹر ۲۲۰۔۔۔۴۰۰ روپے

(ii) ٹرینڈ انڈر گریجویٹ/اسسٹنٹ انسٹرکٹر ۱۲۵۔۔۔۲۷۵ روپے۔

۳۔ عمر:۔

عمر ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ۱۸ تا ۳۰ برس کے درمیان ہونی چاہیئے۔ سابق فوجی امیدواروں کے لئے عمر کی حد میں رعایت ہوگی جو امیدوار کی فوج میں ملازمت کی مدت + وہ مدت جو ریلیز سے لے کر از سر نو تقرر تک ہے کارگزاری پر مشتمل ہوگی۔

۴۔ درخواست کے فارم

درخواستیں مجوزہ فارم پر دینی ہوں گی۔ یہ فارم تمام بڑے ریلوے سٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتے ہیں۔ درخواستیں نزدیک ترین دفتر روزگار کی وساطت سے بھیجنی ہوں گی سرکاری/ریلوے ملازم اگر درخواستیں دیں تو ان کی درخواستیں ان کے محکموں کے سربراہوں کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ درخواستیں فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ پُر ہونی چاہئیں۔ درخواستوں پر ڈپٹی چیف پرسونل آفیسر (پرسونل) پی۔ ڈبلیو آر۔ لاہور کا پتہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ دفتر ہذا میں ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک ضرور موصول ہو جانی چاہئیں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی درخواست بھی قابل قبول نہیں سمجھی جائے گی۔

۵۔ خاص مراعات:۔

(i) پسماندہ ذاتوں کے امیدواروں سے (ii) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان کے مستقل باشندوں اور ریاست ہائے جموں و کشمیر کے ایسے باشندوں سے جو مذکورہ بالا علاقوں میں ہجرت کر کے آگئے ہوں یا پاکستان کے کسی اور حصے میں آن بسے ہوں۔

ا۔ درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپے کے بجائے صرف ۲۵ پیسے لی جائے گی،

ب۔ عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت برتی جائے گی۔ عمر کی بڑی حد میں رعایت مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخاں کے مستثنیٰ علاقوں کے امیدواروں کو بھی دی جائے گی۔

۶۔ لاہور کے مقام پر I اور II کے لئے ملتان کے مقام پر نمبر III اور IV کے لئے سکھر کے مقام پر نمبر (V) اور (VI) کے لئے اور کراچی کے مقام پر نمبر (VII) اور نمبر (VIII) کے لئے انتخاب ہوگا۔

2883 (L) ۱۴۴

شکریہ احباب

مجھے اپنے والد مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی وفات پر متعدد احباب کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش تو کر رہا ہوں لیکن سب دوستوں کی خدمت میں جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔

(بشیر احمد کارخانہ بازار لائل پور)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۹ ر اخاء تا ۱۵ ر اخاء ۱۳۴۷ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اسہال۔ خون کے دباؤ میں کمی اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید مشرقِ بعید کے تبلیغی دورے پر روانہ ہونے کے لئے ۹ ر اخاء (اکتوبر) کو صبح ۸ بجے ربوہ سے بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ساڑھے آٹھ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضور نے آپ کو معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ بعدہٗ احباب نے آپ سے باری باری مصافحہ کیا اس طرح آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ آپ اسی روز سہ پہر لاہور سے بذریعہ طیارہ آگے سفر پر روانہ ہو گئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا یہ دورہ قریباً پانچ ہفتہ جاری رہے گا۔ آپ سنگاپور ملائشیا۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔ جاپان اور ہانگ کانگ تشریف لے جائیں گے۔ انڈونیشیا میں آپ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمائیں گے نیز جاپان میں نئے مشن کے قیام کا جائزہ لیں گے۔

احباب جماعت اِن ایام میں بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کے اس دورہ سے اسلام کی ترقی و اشاعت کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین +

(۳) ربوہ ۱۲ ر اخاء۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث ۱۱ ر اخاء کو نمازِ جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت نماز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ابتلاؤں کے فلسفہ اور ان میں ثابت قدم رہنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے احباب ان ایام میں رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا کی الہامی دعا بکثرت پڑھتے رہیں۔

(۴) مکرم مسعود احمد صاحب ایم۔ اے واقفِ زندگی ٹیچر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا میں آٹھ سال تک تعلیمی فرائض ادا کر کے مؤرخہ ۲ ر ستمبر ۶۸ء کو ربوہ میں تشریف لائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ربوہ میں ان کا قیام مبارک کرے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین۔

(۵) مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے کانو نائیجیریا میں ایک قطعہ زمین حاصل کیا ہے جس پر وہ احمدیہ ہسپتال کی تعمیر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اس اعلیٰ مقصد میں کامیاب فرمائے اور یہ ہسپتال اس ملک کے لوگوں کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ (وکالتِ تبشیر)

(۶) فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دس سالہ زریں دورِ حکومت میں پاکستان نے ہر شعبہ میں جو عظیم الشان ترقی کی ہے اس کا جائزہ لینے کے لئے ۱۱ ر اکتوبر سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھی تعلیمی ہفتہ منایا جا رہا ہے جو ۱۷ ر اکتوبر تک جاری رہے گا۔ اس ضمن میں روزانہ مختلف تقاریب منعقد ہو رہی ہیں۔ اب تک مقابلہ حسن قرأت کے علاوہ ہاکی۔ فٹ بال اور باسکٹ بال کے میچ کھیلے جا چکے ہیں۔ ۱۴ ر اکتوبر کو ایک مجلسِ مذاکرہ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب سید قاسم رضوی صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن نے انجام دیئے۔ اِس مذاکرہ میں

- چوہدری محمد سرور صاحب ایم۔ اے
- ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی
- ڈاکٹر نعیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی
- ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی
- صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

اور مسعود احمد خان صاحب دہلوی

نے حصہ لے کر گزشتہ دس سالہ ترقیاتی دور میں پاکستان کی ہمہ جہتی ترقی کا جائزہ پیش کیا۔ آخر میں صاحبِ صدر نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اعلانِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ شوکت تنویر کا نکاح ہمراہ عزیزم رانا محمد سرور صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم ای ایس ابن چوہدری نبی احمد صاحب سیالکوٹ سے بحق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کو مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ لائل پور نے پڑھا۔ عزیزہ شوکت تنویر محترم بابو عبدالرحمان صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت انبالہ شہر کی پوتی اور حضرت صوفی مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف لاہور جو کہ ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے کی نواسی ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(میاں) عبدالمجید انبالوی گلی ۹ محلہ خالصہ کالج۔ لاہور روڈ۔ لائل پور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

نوٹس

(۱) پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ڈیپارٹمنٹ کلرکوں کی دس آسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان میں بسنے والے امیدواروں سے ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء تک درخواستیں مطلوب ہیں ان آسامیوں میں سے ۲۵ فیصد سابقہ فوجیوں کے لئے اور ۳۳ فیصد ریلوے ملازمین کے بیٹوں، پوتوں اور بن باپ کے زیرِ کفالت بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں (یہ رعایت سب ریلوے ملازمین کے لئے ہے خواہ وہ ملازمت کر رہے ہوں۔ ریٹائر ہو گئے ہوں یا وفات پا چکے ہوں)

(۲) بھرتی زونل بنیاد پر کی جائے گی۔

(۳) کم از کم قابلیت۔ امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی / بورڈ سے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس ہو یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی قابلیت۔

(۴) عمر۔ ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو امیدوار کی عمر ۱۸ برس سے کم اور ۲۵ برس سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

(۵) تنخواہ وغیرہ۔ ۱۱۵ روپے ماہانہ سکیل ۱۱۵-۱۷۵ جمع قواعد و ضوابط کے تحت مروجہ دیگر الاؤنس

(۶) درخواستیں جمع کرانے کا طریقہ۔ درخواستیں مقررہ فارموں پر ہونی چاہئیں جو کہ ایک روپے کی ادائیگی پر پی ڈبلیو آر کے ہر بڑے سٹیشن سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں اس علاقے کے دفتر روزگار کی معرفت جس میں امیدوار قامت پذیر ہے ٹریک سپلائی آفیسر۔ ۸۱-اے علامہ اقبال روڈ لاہور کو پہنچنی چاہئیں۔

(۷) خاص رعائت:۔ ترقی پذیر علاقوں کے امیدواروں کے لئے عمر کی بالائی حد میں تین برس کی رعایت رکھی گئی ہے اور ان کے لئے درخواست فارم کی قیمت صرف ۲۵ پیسے ہے۔

سابق فوجیوں کی صورت میں عمر کی بالائی حد کا تعین کرتے وقت مسلح افواج میں ملازمت کا عرصہ بشمول وہ عرصہ جو امیدوار نے فوج چھوڑنے اور ریلوے میں شامل ہونے کے دوران گزارا ہے اس کی عمر سے خارج کر دیا جائے گا۔

تاریخ:۔ دفتر روزگار میں درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۶۸ء ہے۔

ایس۔ اے رشید پی۔ آر۔ ایس۔ اے

ٹریک سپلائی آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور

INF (L) 881-C